

<p>ع خجارت ثقات سے جوانی میں اغلانے سے جو سرور و کامیابی سزا ناطقہ کا سنان پر کامیابی تاریخ خیمہ حرم مستم کامیابی</p>	<p>ع وان جو کم کمال غاؤ کوئی لاشع بان حال رہن لٹھے تھے تجا و دنیا باہ شش مع کھلی دو آنکھ تو ماہر نہ کی نگاہ دیکھا کہ اہل بیت سے خالی جو خیر گاہ</p>	<p>ع ان تقیائین جگہ تعارف لاشع آپسینا ایک ایک سے کہنے لکھی جی دشمن کو زندہ چھوڑا اور خلق کھنکھان بانی ہے راسل جناب رسول کی</p>
<p>ع آیا ذرا نہ خوف جہنم کی راہ کا خیمہ جلا دیا شہ گمردن وقار کا</p>	<p>ع مادونین بن نہیں کوئی پھوپھی نہیں نرغہ ہر اہل ظلم کا مولس کوئی نہیں</p>	<p>ع ماروحین ابن علی کے وزیر کو زندہ نہ چھوڑو انکے صغیر و کبیر کو</p>
<p>ع ابن حرم بیخاؤ سے شب تک پڑا زینب سے باہر نہ تھی ہر ایک بکرا لوگ سے ڈھکی چھپانے تھے ہر ایک بکرا</p>	<p>ع پہلا سبب ہے کہی دن کے دروغ اور دوسرا جو اس نے تھے جو کبھی پائیں صلہ دوسروں سے تھا کہ پیر سے جا بوس</p>	<p>ع اور ابطح سے کھٹے کھٹے باجبار بہ خرمی مگر سے مارو نہ زینبیار شہر سے اپنے حال ہی تجا و دل نگار تہی خیر نہ کشتی و کبیر تو ہر کبیر</p>
<p>ع صدمہ عجب طرح کا پڑا روح شاہ پر سب جا کے گر پڑیں تن مجروح شاہ پر</p>	<p>ع ہر چیز ہو کہ پیاس کا صدمہ ہی کم نہ تھا پر جز فراق سب سے ہی کچھ اہم نہ تھا</p>	<p>ع جرت سے کل تکتے تھے ہر رو سیاہ کی حلاقت نہ اٹھنے کی تھی نہ فریاد و آہ کی</p>
<p>ع تھا کسی کا لاشع حضرت کے اون پر کوئی تھی چینی سینی سلطان جو پیر کوئی بیخوش تھی مرنے سے کبھی کبھی کوئی صغیر نہ تھی سر سے کار کی</p>	<p>ع انکے سر حال سے کبھی جبکہ تقی اور چہ پان سے کا کہین انکے غیا آپسینا سب بننے لگی تو عجیب تاریخ کا سر اہل ابی نہیں رہا</p>	<p>ع تا کہ جو انا فادائے شش سے جو سزا دیکھا کہ جاؤں گشت سے بلو سیاہ خیمہ خیمینا ما کہ تھے جن جاگی سب با سب لڑا تو کبھی کبھی</p>
<p>ع کوئی لپٹی لاش سے اور کوئی رونق کوئی تو صدمہ اور کوئی قربان مٹی</p>	<p>ع بجا رکھو لڑائی کا کچھ حوصلہ نہیں ایسے کے سزا کرنے سے کچھ ناکندہ نہیں</p>	<p>ع انسا جی کوئی پاس نہ تھا اس اماہ کے بستر سے جو اٹھائے آئے ہاتھ مٹا ہئے</p>

<p>کلمات</p> <p>بزرگ شخصیت و اپنے کو بڑا سمجھنے والا ہر آدمی کا رتھا کائنات میں ان کا کچھ نہیں نہیں رہتا ان کے ہونے سے کائنات کی ہر شے قائم ہے کیا ہو تو وہ وہی چھوٹا ہے</p>	<p>کلمات</p> <p>بڑے ہوسے کہتے تھے تاجدار تو ان آئی نظر جو عربی تفضل بنا گدا گدا دیکھا کہ ان میں خوشی کے آنا چھوٹا لکھو کہ اسے چھوٹے ہیں سکاہد جان</p>	<p>کلمات</p> <p>دیکھا جو آٹھ کے دیکھے نہیں جی نہیں دیکھا کہ ان کا بغیر تار و فرشتہ کا ہوا رشت نہیں ہے سبیل جو نہیں ہوا ان کی شکل تو تار و فرشتہ کا</p>
<p>چند سے میرے جمع اطفال کیا ہوا اسباب کیا ہوا وہ مر مال کیا ہوا</p>	<p>غالب و زراہر اس نہیں فوج شام پر سب اہل بیت جمع بین لاش امام پر</p>	<p>حضرت نہیں سوار ہیں گھوڑے کے زمین پر ہر ایک کے ہاتھ باگ لنگھی زمین پر</p>
<p>کلمات</p> <p>اتجاء کس طرف تھے انصار شاہ کے کیا بیٹے وہ بول حسین سپاہ کے مالک کہاں چلے گئے تھے کی راہ کے وہ بان کیا ہوسے وہ مرنے کی راہ کے</p>	<p>کلمات</p> <p>اسم تک گمان تھا تاج کو بی آئی نظر جو فرزند تھا اور دنیا بی سمجھے ہوئی شہادت امام ان کا</p>	<p>کلمات</p> <p>تجاء وہ گھوڑے جو دیکھا باجرا اس ناگ میں تھے خاک و خون کہا کیا جو گئے تھے سپاہ شمشاد کہ ملا سپاہیوں کو کیا دار شہاد اور ادھر تھا</p>
<p>یاور کہاں گئے مرے نامہ کہاں گئے اسم حبیب ابن مظاہر کہاں گئے</p>	<p>عاشق تھے جان و دل سے شہ نادر کے فرمایا منہ سے و الہا تب پکار کے</p>	<p>کیا سرگنا بدن سے امام کبیر کا مارا گیا پسروہ جناب ایسر کا</p>
<p>کلمات</p> <p>اسم کہاں نہیں ہے کہ کھڑے ہیں شہزادہ نہیں شہاد کا لہنا نہیں بنا تاج بول تبارش کہ امام تھا اس کا کہ جو عاشق صادق امام کا</p>	<p>کلمات</p> <p>ان میں سے کتنے ہیں کہا زین العابدین خیمہ کے در پہ پوچھا ہے اسپ شہزادہ اس امام کا جو شہنا را رضی کہا کہ با بن تو سن پتھر کے فرزند</p>	<p>کلمات</p> <p>یسا بار بار نام نہیں ہو رہا وہ شہسوار شرف و نور ہو رہا اولاد و نفسی کا کوئی رہا نہیں اس کی کو جانتے ہیں امتیاز نیل</p>
<p>کس جانے وہ چھوڑے کچھ اٹھنے کام کو پڑھو اتنی تھی نماز جنہوں نے امام کو</p>	<p>بستر پر تھے جو حالت میں تھے ہوئے لیکر عصا کو ہاتھ میں بس آٹھ گھنٹے ہوئے</p>	<p>بھائی جی سے چھٹ گئے بااہم چھٹ گیا خیمہ ہمارا جل گیا گھر بار لٹ گیا</p>

<p>۱۹۱ داؤد کی لڑائی کھانا پانا اور کھینچنا غش کا لڑاؤ اور مصیبت کا تکیلا عابد کو پاپوں سے لڑائی تاکا کوئی نہ تھا نہیے اٹھا تو خاتم کو باخدا اس فریغ کا</p>	<p>۱۹۲ پیکے غفلت کی لڑائی نہ تھی سیرت میں خبر کا کہ غیور میں زنجیریں کھانا میں کھانے کی بات نہ تھا لباس سیکھا ہی تھا قصہ کہ پوچھو تو میں پوچھا</p>	<p>۱۹۳ اولاد میں تین تین سپرد و سون سپار تا حکم کا جو جمع کیا اور پتیاں پانچ سال وہ پانچ پانچ سو لباس غش فصل کرے اٹھا رہا جانی اور زور کی کھلی جان</p>
<p>اکھارا کو اکھونے تاریکی آگئی ہے اور مرونی سی جہرہ انور پہ جھاگئی</p>	<p>پہوچے تو اہل بیت پر صدر بڑی ہوئے عابد کو دیکھا خاک پہن غش پرٹ ہوئے</p>	<p>زہر کے نخل کٹ گئے خمیشہ غلم سے اصغر تمھارا قتل ہوا تیر غلم سے</p>
<p>۱۹۴ پہوچتے ہیں اہل قوم و دولت لاش کو پاپوں سے لڑاؤ اور زلفان نہو کی جا جو حالت سجاد اور ان</p>	<p>۱۹۵ جاؤں گا اور سلطان ہو تو تھا زیبہ اسدوم آپ کا اور پھر کرادیا کہ کھنکھو چھی اور غلاموں میں اس کا کھنکھو چھی کہ غلاموں میں اس کا</p>	<p>۱۹۶ تھوڑی سی حال کی کندھیں خبر تو جا جو برسات ستم اس سے کھاؤ اور چھوٹی لڑائی سے تھوڑی سی تو میرے لئے وہ بیخبر</p>
<p>آکھنہ میں اس لہجے کو مدد مہڑا ہوا غش میں ہر غش خاک پر اسدوم پرا ہوا</p>	<p>مشاق اہل بیت ہن تیرے کلام کے اسے یادگار سید عالی مقام کے</p>	<p>سجاد اٹھ کے جھولی بن کو بھالو تم قرآن جاؤں گود میں اسکو اور لٹالو تم</p>
<p>۱۹۷ پہوچتے ہیں اہل قوم و دولت لاش کو پاپوں سے لڑاؤ اور زلفان نہو کی جا جو حالت سجاد اور ان</p>	<p>۱۹۸ آکھنہ میں اس لہجے کو مدد مہڑا ہوا غش میں ہر غش خاک پر اسدوم پرا ہوا</p>	<p>۱۹۹ تھوڑی سی حال کی کندھیں خبر تو جا جو برسات ستم اس سے کھاؤ اور چھوٹی لڑائی سے تھوڑی سی تو میرے لئے وہ بیخبر</p>
<p>علم شہد کا اسکے دل میں اثر پاتا کر گیا اللہ ہی جا جیتا ہر عابد کہ مر گیا</p>	<p>آہوش میں کہ ہو گئے شاہ ہدا شنید آہوش میں کہ ہو گیا تیرا چچا شنید</p>	<p>چرا اسکے کچھ کلام عدو اس گھری نہیں جیتے پھر کے لاش پداری گری نہیں</p>

<p>۲۰۱ کون ہوا اور بسے مجاؤں کا نام کئی شخص تیری شان کو تو دل بجاؤں کا نام ابو سے متصل کوئی کئی شخص بوجہ کلام سیکر آیا تو شہنشاہ سے مجاؤں کا نام</p>	<p>۲۰۲ چھپکے کان کو کس نے تیرا کھنڈن پہاؤں کے لئے تیرا نہ سیکر آیا تو شہنشاہ سے مجاؤں کا نام</p>	<p>۲۰۳ ہاؤں پر مگر اس کو خود راؤں کو ہاؤں میں تیرے ہی دل کو جو بار بار ہاؤں میں تیرا تھا مجاؤں کو ہاؤں کے لئے کئی دو دو کو بار بار</p>
<p>۲۰۴ اٹھ بیٹھو حال غم میں تم کہا پڑی ہوئی سرتیوں پر پناہ کینہ گمراہی ہوئی</p>	<p>۲۰۵ چھوٹے سے میرے پوتے نہ بڑا ہوا باقر زمان تختار سے قدم پر بڑا ہوا</p>	<p>۲۰۶ میں تھک گئی چارکے اس لادھام کو تم لو چار عابد ناشارو نام کام کو</p>
<p>۲۰۷ ان دونوں کو شہنشاہ کا چھوٹے سے میرے پوتے نہ بڑا ہوا باقر زمان تختار سے قدم پر بڑا ہوا</p>	<p>۲۰۸ کھنڈن پہاؤں کے لئے تیرا نہ سیکر آیا تو شہنشاہ سے مجاؤں کا نام</p>	<p>۲۰۹ بیچارے کی خدمت سے کس نے زانوئے سرگرم کو کس نے وہ خراب روشتا میں تیرے میں انورینا العابدین بابا تھوڑے سے کس نے تھوڑے میں</p>
<p>۲۱۰ مان بیٹے پہ قدابن شہنشاہ کے نام پر بیچنے لگو لاشہ شاہ انام پر</p>	<p>۲۱۱ جسم ہم بہ حال بڑے نام کام ہو گیا رونے سے اہل بیت میں کرام ہو گیا</p>	<p>۲۱۲ بھیدل ڈپانوں حالت غم میں ہو تیرے زریب پوچھی پچانی بڑو کھو ویرے</p>
<p>۲۱۳ جسم شہنشاہ کے نام پر بیچنے لگو لاشہ شاہ انام پر</p>	<p>۲۱۴ کھنڈن پہاؤں کے لئے تیرا نہ سیکر آیا تو شہنشاہ سے مجاؤں کا نام</p>	<p>۲۱۵ کون ہوا اور بسے مجاؤں کا نام کئی شخص تیری شان کو تو دل بجاؤں کا نام</p>
<p>۲۱۶ مجاؤں کو لاشہ شاہ انام پر اور باجو کوئی دیا کس پر کے متصل</p>	<p>۲۱۷ چاروں طرف سے سینہ زانو کا خوش تھا سجاؤں کو ہوش نہ لگو ہوش تھا</p>	<p>۲۱۸ جو ہر حال میں وہ کسی کا حال ازلال رہے دیکر زمانہ پوچھی کا حال</p>

<p>۱۴۴ خلفہ گئی پیٹھ کے انوکھے اوتوڑا لی اوتن اگر کھلی آئی صلہ حضرت زہرا کی او بو کھا جسے خوب بوڑا ہاں رو</p>	<p>۱۴۳ زینہ پہن کر تھی حضرت لاش کے کر کھینچا پس تھی کھنڈم زینہ بیا کھڑا چا پان کے بھی پر حال ہی لاش کے پاس پہنچا کر کھلا ہو</p>	<p>۱۴۲ زینہ پہن کر تھی حضرت لاش کے ماں کے پاس پہنچا کر کھلا ہو نوش بین پاؤں سے حضرت کا زینہ جہاں سے لکھی ہو کھلی آئی</p>
<p>اس دم ترسے قریب یہ تیری کمائی ہو جسے پرستہ ہوش میں بانو تو آئی ہو</p>	<p>بلوے میں نگے سر تری ماں تشنہ کام ہو اکھ بیٹھ لاوڑے یہ جیا کا مقام ہے</p>	<p>لاکڑے لگایا ہر پہلو میں آپ سنکے بیٹھے کوکے ہوش تصدی سے باپ کے</p>
<p>۱۴۵ جسوقت لکھی نبت پر تھی یہ قصا سوکے سے اہل بیت میں تو امام کی لاش پہنچا کر کھینچا لاش کے کجا پانہ علی نے جسبم ہوا جا</p>	<p>۱۴۴ میتوں میں کر تھی اگر کجا پانہ قوال نشن مودون کو پوٹا لاش کے کھینچے لکھی سے یہ جادے قرار آئی اوتوڑا کھینچا لاش کے</p>	<p>۱۴۳ سوار کجا پانہ سونا تھا امام بانو بوجی نشن لاش کے کجا پانہ پوٹا لاش کے کجا پانہ لاش کے</p>
<p>اک رو سیہ پکا را مد سے میرب سے سر کو ایڑ لاش تشنہ کے قریب سے</p>	<p>وہ بولی دونوں ہاتھوں دل اپنا تمام کے لیٹھے ہوتم تو پہلو میں لاش امام کے</p>	<p>انراط نعت دم مرا ہونٹوں پہ آگیا اکیر کے پاس لگے اسے بھی لٹ دیا</p>
۱۴۳		
<p>پر لاشوں کو تہ چھوڑتی تھی کوئی دل نگار اونٹوں پہ جس طرح سے حرم کو گیا سور</p>	<p>ہر زینہ نعل چپائی تھی وہ فوج نا بکار دلگیر اس ستم کی نہ کر شرح زینہار</p>	
<p>واللہ وہ ہر نقش دل خاص و عام میں سجدا کو جو ظلم ہونے ملک شام میں</p>		